تحفظ مدارسِ دینیہ واسلام کا پیغام امن کانفرنس

جامعہ عثمانیہ پشاور کی روداد

مولانا عبدالقدوس محمدی

اس وقت جامعہ عثمانیہ پشاور میں ہوں اور یہاں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیراہتمام منعقدہ ملک گیر ''تحفظ مدارس واسلام کا پیغام امن اجتماعات'' کے سلسلے کا چوتھا اجتماع انعقاد پذیر ہے۔ جامعہ عثمانیہ کے ہی نوشہرہ میں واقع وسیع وعریض نیوکیمپس میں منعقدہ یہ پُر وقار، شاندار، یادگار اور ایمان افروز تقریب بلاشبہ مدارس دینیہ اور وفاق المدارس کی خدمات وکردار اور شان وشوکت کا مظہر ہے۔ وفاق المدارس صوبہ خیبر پختونخواہ کے مولانا حسین احمد اس تقریب کے کنوینئر تھے اور حسن انتظام کے اعتبار سے شہرت رکھنے والا جامعہ عثمانیہ اس اجتماع کا میزبان اور مولانا مفتی غلام الرحمٰن جیسی ہستی کی سرپرستی میں اس تقریب کا انعقاد ایسی سلیقہ مندی کے ساتھ سرانجام دیا جارہا ہے کہ انسان ورطہ حیرت میں ڈوب جاتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے مولانا حسین احمد اور ان کے جملہ رفقاء نے ،صوبہ خیبر پختونخواہ کے تمام اضلاع کے مسؤلین وفاق المدارس ،صوبہ خیبر پختونخواہ کے تین ہزار پانچ سوبیس مدارس کے مہتممین اور طلباء نے دن رات ایک کرکے، دامے درمے سخنے قدمے ہر طرح سے اپنا حصہ ڈال کر اس فقید المثال تقریب کا انعقاد یقینی بنایا۔

نوشہرہ میں داخل ہوتے ہی خیر مقدمی بینر، استقبالیہ کیمپ، راستوں کی رہنمائی کرتے رضا کار پروگرام کے حوالے سے پہلا تاثر قائم کرتے ہیں پھر جامعہ عثمانیہ میں داخل ہوتے ہی یوں محسوس ہوتا ہے جیسے جامعہ کے در و دیوار اور گل بوٹے جشن منارہے ہوں، مجھے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری کی قیادت ومعیت میں یہاں حاضری کی سعادت نصیب ہوئی، حضرت جالندھری کے استقبال کے لیے جامعہ عثمانیہ کے طلباء نے خیر مقدم کا انتہائی منفرد انداز اختیار کیا اور غالباً تمام اکابر اور معزز مہمانوں کو اسی انداز سے پنڈال میں لایا گیا جامعہ عثمانیہ کے مستعد اور متحرک طلباء نے مولانا جالندھری کو اپنے جھرمٹ میں لے لیا...... راستے کے دونوں اطراف میں سفید براق لباس میں ملبوس طلباء نے خیر مقدمی ترانے پڑھتے ہوئے سلام عقیدت پیش کیا۔ مختلف مراحل پر نمائندہ طلباء اردو ،عربی اور انگریزی میں آگے بڑھ کر استقبال کرتے رہے۔ خیر مقدم کا یہ انداز first

impression is the last impression یعنی پہلا تاثر ہی آخری تاثر ہوتا ہے کا مصداق تھا۔ پھر پنڈال میں آئے تو مزید بہت سی حیرتیں منتظر تھیں۔ تاحد نگاہ پھیلا ہوا پنڈال نورانی چہروں سے دمک رہا تھا، پورے صوبے خیبر پختونخواہ کی نمائندگی موجود تھی۔ اسٹیج پر نامی گرامی اکابر، علماء کرام، مشائخ عظام کی کہکشاں دلوں کے اطمینان کا باعث بن رہی تھی۔ مجمع میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ موجود تھے...... صوبہ خیبر پختونخواہ کی یونیورسٹیز کے وائس چانسلرز بھی موجود تھے...... میڈیا کی بڑی تعداد موجود تھی۔

وہ خیبر پختونخواہ جس کے بارے میں یہ تاثر ہے وہاں کی فضاؤں میں بارود کی بو پھیلی ہے...... جس خطے کو دہشت گردی کا گڑھ قرار دیا جاتا ہے...... جس خطے کے دینی وضع قطع کے طلباء کو دنیا بھر میں خرابی کا ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے...... جس علاقے کی پہچان اب بم دھماکے اور کلاشنکوف بنادی گئی اس خطے میں ایسی پُر وقار تقریب...... امن وامان کا ایسا عملی پیغام...... نظم وضبط کا ایسا مظاہرہ...... ایسی شاندار تعلیمی تقریب جو شاید کسی یونیورسٹی کی انتظامیہ کے بس کا روگ بھی نہ ہو...... سوچتا ہوں دہشت گردی کے ڈانڈے مدارس سے جوڑنے والے اس تقریب کو دیکھ لیتے تو وہ اپنی رائے پر نظر ثانی پر مجبور ہو جاتے...... غیرت مند اور اسلام پسند پختون بھائیوں کے بارے میں لطیفے تراشنے والے وفاق المدارس کے اس اجتماع میں آجاتے تو وہ اس پختونوں کے اس اجتماع کو جھک جھک کر سلام عقیدت پیش کرنے پر مجبور ہو جاتے...... دینی مدارس پر طعن وتشنیع کے نشتر برسانے والے اس تقریب میں آئے ہوئے پوزیشن ہولڈر طلباء کے دمکتے چہروں کو دیکھتے اور ان کے جذبات اور ارادوں کو جاننے کی کوشش کرتے تو شاید ہدایت ان کا مقدر بن جاتی۔

اکابر علماء کرام کی پشاور اجتماع میں آمد نے اجتماع کو چار چاند لگادیئے۔ کراچی سے مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی تشریف لائے، مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر جلوہ افروز ہوئے، حضرت صدر وفاق کے صاحبزادہ مولانا عبیداللہ خالد حضرت شیخ کا تحریری بیان لائے اور پڑھ کر مجمع کو سنایا...... حضرت شیخ نے علماء وطلباء کو اخلاص وللہیت اور تقویٰ وپرہیزگاری کو اپنا شعار بنانے کا پیغام دیا تھا۔ انہوں نے حکمرانوں کو خبردار کیا کہ وہ مدارس دینیہ میں مداخلت اور انہیں نقصان پہچانے کے منصوبے بنانے سے باز رہیں اور یاد رکھیں کہ مدارس کے بارے میں منصوبے بنانے والے صفحہ ہستی سے مٹ گئے مگر مدارس قیامت تک باقی رہیں گے۔ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے جنرل سیکرٹری، ترجمان مدارس دینیہ، وکیل اہل حق مولانا محمد حنیف جالندھری کا خطاب اجتماع کی جان تھی۔ مولانا جالندھری نے مدارس دینیہ کی خدمات، مدارس پر لگنے والے الزامات اور قومی سلامتی پالیسی کے حوالے سے وفاق المدارس کا موقف اور پالیسی اپنے مخصوص انداز سے اس طرح بیان کی کہ پورا مجمع گوش برآواز تھا...... مولانا قاضی عبدالرشید نے اپنے مخصوص انداز میں ولولہ انگیز خطاب فرمایا...... مولانا سمیع الحق صاحب کے خطاب میں امن کا حقیقی پیغام اور اہل حق کی اس ملک میں قیام امن کی جدوجہد کا تذکرہ تھا۔ جس وقت ہر طرف آگ ہی آگ ہے ایسے میں وفاق المدارس نے امن کا جھنڈا اٹھایا اور سب لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا، اس پر

میں وفاق المدارس کے قائدین کوخراج تحسین پیش کرتا ہوں، دنیا مدارس کے خلاف جھوٹے پروپیگنڈے میں مصروف ہے اور مدرسہ سے امن کی آواز بلند ہو رہی ہے اور قیام امن کے لیے دعائیں اور اوراد واعمال کیے جا رہے ہیں، مدرسہ نے دنیا سے اپنی طاقت منوالی ہے کہ اسلام کا تشخص اور بقا مدرسہ کے دم قدم سے ہے، اس لیے دشمن نے مدارس کے خلاف اکٹھ کرلیا ،سب کا مشترکہ ایجنڈہ ہے کہ مدرسہ کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کر کے اسے غیر موثر قرار دیا جائے۔دارالحرب والے یعنی کفار ہر وقت جنگ کی منصوبہ بندی کرتے ہیں جبکہ دارالاسلام ہر وقت سلامتی اور امن کی بات کرتا ہے۔آج دشمن نے بھی اتحاد کرلیا اس لیے ہمیں بھی اتحاد کرنا چاہیے اور ہم سب کومل کر وفاق المدارس کو مضبوط بنانا چاہیے۔مدرسہ کی حفاظت کے لیے ہم سب ایک ہیں۔قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن صاحب نے اپنے خطاب کے ذریعے حقیقی معنوں میں میلہ لوٹ لیا۔مولانا خلاف معمول بڑے جوبن میں تھے۔انہوں نے اپنے خطاب سے پہلے ایسے رقت آمیز انداز سے تلاوت کی کہ حاضرین آبدیدہ ہو گئے۔پھر مولانا کے بیان کا زیر و بم ،ان کے جملے اور الفاظ کا انتخاب لاجواب تھا۔مولانا نے کہا کہ دارالعلوم دیوبند، جمعیت علماء ہند، جمعیت علماء اسلام اور وفاق المدارس میرے سلسلہ نسب میں شامل ہیں اور مجھے ان پر فدا ہونے کو جی چاہتا ہے۔انہوں نے کہا کہ آج استعماری قوتیں ہماری آزادی پر ایک مرتبہ پھر جھپٹی ہیں اور اس کے لیے انہوں نے ہمارے مذہب اور تہذیب کو ہدف بنایا ہے، مدرسہ مذہب کا بھی پاسبان ہے اور تہذیب کا بھی پشتی بان ہے،اس لیے آج مدرسہ طاغوتی قوتوں کا ہدف ہے اور مدرسہ کا دفاع میری ذمہ داری ہے۔میں آٹھ سال حقانیہ میں پڑھتا رہا جب میں نے ایک مرحلے پر یہ بات سونگھی کہ کچھ قوتوں کے دارالعلوم کے بارے میں ارادے ٹھیک نہیں تو اس وقت میں نے مقتدر قوتوں کو پیغام بھیجا کہ اگر تم نے حقانیہ کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھا تو ''فضل الرحمٰن''،''سمیع الحق'' کا سپاہی بن کر دارالعلوم کا دفاع کرے گا۔انہوں نے نوجوانوں سے کہا مایوس اور پریشان مت ہوں۔مولانا کا خطاب سن کر دل باغ باغ ہو گیا لیکن ایک گزارش کے بغیر شاید بات ادھوری رہے گی اور وہ یہ کہ مولانا! بعض ایسی باتیں جو صرف کسی خاص علاقے کے مدارس کا مسئلہ تو ہو سکتی ہیں تمام مدارس کا مسئلہ ہرگز نہیں اور انہیں بھی شاید اپنی مجالس میں زیر بحث لانا مناسب ہو عمومی مجمعوں میں میڈیا کے سامنے اگر وہ باتیں مولانا جیسی ہستی کی زبان سے نہ ہی نکلیں تو شاید مناسب ہو۔کانفرنس کے دوران وہ منظر دیدنی تھا جب تمام قائدین نے کھڑے ہو کر ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اظہار یکجہتی کیا۔اتفاقاً پہلے مولانا فضل الرحمٰن اور مولانا سمیع الحق دور دور تھے لیکن پھر بعض حضرات کے توجہ دلانے پر مولانا فضل الرحمٰن والہانہ انداز سے آگے بڑھے مولانا سمیع الحق کا ہاتھ تھاما اور فضا میں بلند کیا تو پورا پنڈال نعروں سے گونج اٹھا۔اجتماع کے کنوینئر مولانا حسین احمد نے جو اعلامیہ پیش کیا وہ پورے اجتماع کا نچوڑ اور حاصل تھا۔مولانا مفتی کفایت اللہ نے قراردادیں پیش کیں اور حاضرین نے ہاتھ فضا میں بلند کر کے ان کی تائید کی۔اجتماع کے اختتام پر پُرتکلف ظہرانہ دیا گیا......اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ اس اجتماع کو خیر و برکت اور صوبہ خیبر پختونخواہ کے روشن مستقبل کی بنیاد بنائیں......آمین .... ☆☆